

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232748

UNIVERSAL
LIBRARY

والله يعلم ما تشاء الى صراط مستقيم

سائن واپاکستان
۱۲۹۷ھ

مطبع فضل الطابع سيد طبع
الاخبار طبع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین فی القسوة والسلام علی خیر خلقہ خاتم النبیین شفیع المنین بالیقین سید
مولانا محمد داتا گنج بخش عظیمی بعد حمد و صلوة در کعبۃ الدین حسین نام مشہور و پوری
میا شجاع الدین سید حسین حسین علیہ السلام کے گزارش کرتا ہوں کہ درینوں اس کتابت و
بین فرقہ و باہمی کلمات گستاخی و اہانت شانِ ائمہ و اولیاء حضرات انبیاء بلکہ جناب
سید الانبیاء افضل صلی علیہ وسلم کے مخلوقات خدا شفیع روزِ برحق حضرت خاتم النبیین احمد مجتبیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑی زبانِ درازی و بیباکی کے ساتھ جماعہ مجالس میں پلہ
لاؤ، میں تباہی کہ نوبت گستاخی کی طرف جناب حضرت حق سبحانہ کے پہنچائی میں اس طرح
طرح مسائل خلاف ائمہ دین کے عقائد و فقہ میں مشہور کر کے اہل اسلام کو شرمناک و اہل بین
تشریفین کو خند و مسخرہ و مشرک و بدعتی بے ایمان بناتے ہیں مگر کبھی وقتِ مناظرہ کو چاہتے
دہو کہ دیکھو کتنا انکار کرتے ہیں لہذا حسبِ خواست اجاب دینی کے واسطے بغیر اور ان
سید رسالہ فقہی مسائل و با بیان گستاخ کہ نام نایابی ہے بطور فہرست مہمل مسائل
و باہجہ کے لکھا گیا اور حوالہ کے رسائل لکھا گیا۔

آخر جو ان سے تعلق ہو علیٰ الحرمین وکانوا ینتحلون مذهب الحنبلہ
 لانہم اعتقد انہم المسلمون وان من خالف علی عتقادہم ہم
 واستباحوا بذلک قتل اہل السنۃ وقتل علمائہم حتی کسر اللہ
 وخر بیلادہم وظفر بصر عساکر المسلمین عام ثلاث وثلاثا
 ہائین فی الف الفی باب النہای جلد سوم طبعہ مصر صفحہ ۳۰۰ اور اگر اب موسیٰ
 وغیرہ کسی صحت کتاب را بخمار کو بی اعتبار اور اسکے مصنف کو بد مذہب قرار
 اور اپنی بات مخرف ہو جائیں اور کسی شخص خارج از اسلام کی سند چاہیں تو تواریخ کا
 کو دیکھیں کہ اونین بھی وہابیہ کے ظلم و فساد کا اور قتل اہل حرمین شریفین کا حال مذکور
 بالعلم یہ حال ہے عرب کے وہابیہ کا ہندوستان میں مولوی اسماعیل دہلوی نے برخلاف
 تمام اکابر علماء و اولیاء سابقین اور برخلاف اپنی بزرگواروں کے جیسے شاہ عبدالعزیز
 و شاہ فیض الدین صاحب و شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبدالرحیم صاحب کے یہ اتباع وہابیہ کے
 مسلمانوں کو کافرو مشرک بدعتی بنے ایمان ٹھیرانیکے لئے تقویۃ الایمان فی الصالح الحق
 وغیرہ نام رسائل لکھواؤں کے خاندان کے اکابر علمائے مانند مولوی مخصوص السد
 مولوی محمد موسیٰ صاحبان وغیرہم کے اونکی گمراہی کے بیان اور ان کے دین میں سالہ کے
 اس طرح دوسرے علماء دہلی و کھنڈ و کانپور و لکھنؤ و بیرون بریلی و گجرات و مدراس حیدرآباد
 و بھی وغیرہ کے صد اکابر علمائے تقریر و تحریر اور انکار و ابطال کیا پھر بعد ازاں
 ہونے مولوی اسماعیل دہلوی کے ہی متبعین مولوی اسماعیل نے جو اس میں سائل تقویۃ الایمان

وغیرہ مخالف اہل سنت کے لکھو اور کھتر ہیں علماء اہل سنت و جماعت ہندوستان
 ہر ایک کا رو کیا اور کرتے ہیں اور پھر جب مسائل ہما عیلہ کا تفسار و تفسیر
 علماء حرمین شریفین سے کیا گیا ہمیشہ وہاں سے ہی فتویٰ انکی گمراہی و تکفیر کے آتے
 رہی اور آتے سب سے ہیں چنانچہ ہما عیلہ کے رد کی اکثر کتابیں اور فتویٰ بھی اٹھکتے
 اور مدراس و بنگلہ و دہلی و کانپور و لاہور وغیرہ کے چھپے ہوئے معروف و مشہور ہیں۔
 اب مسائل مذہب و بیہ ہما عیلہ کے اونکی کتابوں سے لکھے جاتے ہیں اور بالاجمال
 اونکی مخالفت اہل سنت و جماعت سے بیان کی جاتی ہے و اللہ یھدک فی منہجک
 الی صراط مستقیم ۞ پھلا مسئلہ حق سبحانہ کو منترہ سمجھنا جہت و مکان
 بدعت و گمراہی ہے۔ یہ مسئلہ ایضاً الحق موافقہ مولوی ہما عیل کے صنوم مطبوعہ
 افضل لطائف کی طرف سے قائمہ تھنا شاعشرہ میں برحق تعالیٰ امکانی نیست اور
 جہتی از فوق و تحت منقوض نیست و ہمیں مذہب اہل جماعت الخ دوسرے مسئلہ
 حق سبحانہ کے واسطے ماتہ اور مونہ اور صورت وغیرہ ثابت کرنا حق ہے اور او کو منترہ
 اور پاک سمجھنا اسی چیزوں اور لفظید و وہ وغیرہ کا جس جگہ قرآن حدیث میں آیا ہو
 او کو مائل جانایا متشابہ قرار دینا گمراہی ہے اور داخل کرنا حق سبحانہ کی منترہ کا
 جسم و صورت وغیرہ سے عقائد میں بدنہ بھی اور بدعت یہ مسئلہ جناب اب صدیق خاں صاحب
 بھادر کی تصنیف سائنہ الاموال علی مسئلہ الاستواء کے جو مطبع گلشن آباد
 میں چھاپی اور دوسرے رسائل و کتابیں اور مولوی بشیر الدین قنوجی نے بھی انہو مسائل

اسی کی تائید کی ہے اور مولوی اسماعیل کے رسالہ انتخاب العلم میں بھی مذہب ظاہری
 قائمہ تھا تاہم اس میں عقیدہ دو روزہ ہم بارہ تعالیٰ راجع نسبت و طول عرض
 و عمق ندارد و ذی صورت و کل نسبت الخ اور بیان ہذا پیش ہے بین گواہی سالمہ
 گویند کہ جسیست بہر شہادت انسان و پھر وہ گشت نبی و دہن و دست و پائانت کنند الخ
 اور شرح عقائد وغیرہ میں بھی پاک ہوا حق سبحانہ کا ایسی چیزوں سے المستحکات نزدیک
 اور باطل ہر نام کے خلاف کا ظاہر ہے تیسرے مسئلہ کذب بشر کا محال نہیں ہے
 اور قدرت بشری بین افضل ہے پس بھی حال حق سبحانہ کا ہونا چاہئے و نہ قدرت انسانی
 قدر متوربانی سے زیادہ ہو جائیگی یہ عقیدہ رسالہ بکروز مولفہ مولوی علی
 مطہر عتائے فیض الحق صفحہ ۲ شواہد قیاس حق سبحانہ کا انسان پر کرنا
 اور اس دلیل سے امکان اس کے عیب نقصان کذب کا ثابت کرنا ایسا جیسا انصار
 امکان وجہ وہ کہ اولیٰ حق سبحانہ کے اور قادر ہونا اس کا اتنا ذرچہ و لہ پر و موی
 کہ شہر میں غائب کہ حق سبحانہ کے نقائص و معائب قیاس کے امکان کا دعویٰ کرنا اور
 اتنا ذرچہ و کذب خود کشی وغیرہ اور معائب پر جن پر بشر قادر ہے اس دلیل سے
 حق سبحانہ کو قادر کہنا پیر وی انصار اور خود کی ہے اور اس مقام پر حاجت و آئینہ
 ہر صفت کی کہیں ہے کہ مولوی حیدر علی ٹوکنی نے بھی رسالہ کلام الفاضل میں کفر و
 یہ عقیدہ کا مسلم کہا ہے تمام تجویز کہ خود مولوی اسماعیل اور تمام علماء اسماعیل
 و مستغنا عقلیہ کو مثل اجتماع نقیضین و ارتفاع انہضین وغیرہ کے قدرت حق سبحانہ

شہادہ اکثر اسرار علیہ قیاس کا سبب کی بنا پر جو یہ عقائد حق سبحانہ کو کذب و غیرہ پر

خارج بتاتے ہیں پہرہ ایہ عیوب نقائص حق سبحانہ کو مثل کعبہ وغیرہ کے داخل
 قدرت ٹھیکرانا اور جو مقدر بخانے اوسکو کافر و کراہنا بسیار مذہبی ہمہ اعلیٰ کا ہر
 مضحکہ جہالت و ضلالت ہے جو کھٹا مسئلہ قراءت سبعہ قرآن مجید کی جو متواتر کہلاتی
 ہیں وہ متواتر نہیں ہیں اوشے اختلافات کو متواتر سمجھنا باطل ہے یہ مسئلہ بسیار ہائے
 افسوس ہے ہول افسوس و غم جناب ابیدق حنفی صاحبہا در مطبوعہ کانپور ثبات ہے
 صفحہ ۳۴ میں ہر واحد سی ہزار ہر واحد از سبعہ زفقہ بالعموم و ہر واحد الخ اور یہی مذہب
 ازیت مولوی امیر حسن ہسوانی کا ہے چنانچہ مولوی امیر احمد مولوی عبدالباری نے سال
 ۱۲۸۵ ہجری لفرقان کی جو تعریف و تکریم بڑی شد و مد سے لکھی ہے اوس کتاب میں بھی
 یہی مسئلہ مندرج ہے فائدہ اہل سنت نزدیک ساتون قرآتین اور اوان قرآتوں کے
 اختلافات متواتر ہیں شیخ مسلم وغیرہ کی بخوبی ظاہر ہے پانچواں مسئلہ قرآن شریف
 سمجھنے کے لئے اور اوسکی تحقیق کے واسطے علم کی ضرورت نہیں یہ عقیدہ شروع توحید الہیہ
 و ثبات ہے فائدہ اہل اسلام کے نزدیک معلم ہریت کلی اور علم ناسخ و منسوخ اور علم مجمل
 و مفکر اور علم حقیقت و مجاز کا وسیلہ اسکے ادبعت علوم واسطے تحقیق قرآن کریم کے
 درکار ہیں کتب تفسیر وغیرہ و ثبات ہے چھٹا مسئلہ تحفہ و تفسیر و تحفاتی امانت
 کرنا نشان انبیاء کرام علیہم السلام کی اور ایسے الفاظ لکھنا جسکو تفسیر و تقدیر ہی و چٹائی
 اوان حضرات کی پائی جاوے بیان مقام محمد و برای حق سبحانہ میں واجب و ضروری ہے یہ
 مسئلہ کتاب تفسیر الفاظ میں مطبوعہ دہلی میں مذکور ہے اور مولوی امیر امین وغیرہ نے

یہ مسئلہ
 بسیار
 افسوس
 ہے

جو اپنی تصانیف میں کلمات کستانی کے لکے میں اونکا بھی جواب ٹھیک لیا ہوا پاس
 مقام پر چند مثالیں تصنیف و تحقیر و استخفاف و امانت کی جو ہما عیلیہ کیا کرتے ہیں
 بطور مشتمل نمونہ از خروار و اندکے از ہزار سن لیا چاہی مثال اول باوجودیکہ کہ
 حدیث و فقہ میں تصریح ہے کہ نماز میں وقت پڑھنا الحیات کے نزدیک اسلام علیک
 ایسا الہی کے اپنے ولیم تصور است حضور سر عالم کا حاضر کردی اور اس لفظ کو بطور
 ادب کے اپنے طرف سے پڑھ نہ بلکہ کھائیکے با این جہ ہما عیلیہ تصور و خیال جناب
 رسالت مہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز میں اپنی شقاوت سے معاذ بدتر تصور
 کا خوش سے لکھتے ہیں خود مولوی ہما عیل دہلوی نے بھی اسی مثال جیٹ کو لکھا ہے کہ
 بطور میرٹھ صفحہ ۹۵ میں موجود ہے مثال دوم ہما عیلیہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 جمیع ایسا کر ام کو ساتھ بڑی بھائی کے تعبیر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اذکی غلیم بڑی
 بھائی کی سی کچھ کہ ہم اور وہ سب انسان ہی ہیں اور بندہ عاجز یہ دعویٰ بھی خود
 مولوی ہما عیل نے کیا اور تقویۃ الایمان میں لکھا ہے مثال سوم ہما عیلیہ کہتے ہیں کہ
 انبیاء اولیاء خدا تعالیٰ کے آگے چارے بھی زیادہ ذلیل ہیں یہ کہ متاخی تقویۃ الایمان
 میں ان لفظوں سے چھپائی گئی اور یہ یقینی جان لینا چاہیو کہ ہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا و
 اللہ کے آگے چارے بھی ذلیل ہے اور دوسری جگہ طح اشارۃ تعریف کی جانب
 خالق اللہ اور اس کے ہمو پیدا کیا ہے تو ہم کو بھی چاہیو کہ اپنے ہر کاموں پر اوسکو
 یارین اور کسی سے ہم کو کیا کام کسی کوئی اکیا و شاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے

گرام کا علاؤ اسی کو کہتا ہے دوسرے بادشاہ نہیں کہتا اور کسی چوڑے چار کا تو کیا ذکر ہو مثال
چهارم ہا عیدہ کہتے ہیں کہ انقلاب نبیا علیہم السلام کے جسے خلیل اسمہ حبیب صرف طاہری
عجازی بہت حقیقی و معنوی حقیقت میں غلامی کی حد سے کوئی نہیں بڑھ سکتا و تعویذ الایمان
یہی لکھا ہے وہ اب الکاظم بن بند و کو بہتری نوازے اور سیکو حبیب اور سیکو خلیل اور سیکو کلید
سیکورو حیدر کا خطاب ہے اور سیکو رسول کریم اور مبین اور روح القدس روح الامین ماویہ مگر پھر
مالک اور نظام غلام کوئی بندگی کے تہہ بہ تہہ نہیں کہہ سکتا اور غلامی کی حد سے زیادہ
نہیں بڑھ سکتا فائدہ اہل اسلام کو دیکھ لےنا یہی لکھا ہے تصنیف و تحریف و انتہا
نشان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا دیگر انبیاء کرام کی طرف اشارہ لازم ہوتی ہو بالاجماع
القرآن و روایات و اس امر کو کہ لفظ خاندان و سپر کی کفر لکھا ہے علی شیعہ شرح و تفسیر دیگر کتب فقہ و حدیث میں اسکی
تفسیر ہے اور جس لفظ سے کہہ بھی بے ادبی لازم نہ ہو اور اسکو اپنے طرف سے کہنا اور لکھنا جائز نہیں اگرچہ
کسی آیت یا حدیث میں اس لفظ مشابہ ہو ہم باپ ہی جابج و مایع النبوۃ وغیرہ میں اُنہ دینے اسکی بھی تصریح
فرمادی ہے کہ ایسی آیات و احادیث مستلزم لال کرنا اس امر پر گرجا نہیں کہ وہ مشاہد کی قبیل سے
ہیں سالتوان مسئلہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو اجماعی نہ سمجھنا چاہیے بلکہ
ایک مسئلہ خلافی اہل اسلام کا ہے یہ عقیدہ دریت مولوی امیر حسن ہسوانی کا ہے رسالہ نصر المؤمنین
مطلوع کانور صفحہ ۱۲ پھرخ و اشخوان مسئلہ خاتم النبیین کی ثبوت کا آخر میں ہے ہو چکی
ظنی و یقینی و قطعی یہ عقیدہ ہی نصر المؤمنین صفحہ ۱۱ سے ظاہر ہے فائدہ اہل اسلام مذکور
ختم نبوت افضل النبیا بالاجماع ثابت ہے جو کہ آخر الانبیاء و مذکور منکر فرما دینے کے لئے

سلیخ نوان مسئلہ حاصل بنو بانوت کا کہ جس کو بن حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے
مکمل یہ مسئلہ رسالہ کی رو سے مولوی کا اصل ظاہر و قائمہ الہام کم نہ ہو کیا حاصل بنو بانوت
بعد حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو مکمل بنیں بلکہ بعض ائمہ دین نے فرمایا ہے کہ
بطرح قابل وقوع نبی کا بعد حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم خواہ مانہ ماضی خواہ مانہ حال
خواہ استقبال میں فرسوطا علیٰ خور واکانی کا بھی بعد حضرت خاتم النبیین کے کا فر و امام
تو رشتہ میں مستند بن لکھا ہے کہ آنکس کو یہ کہ بعد از وہی نبی گیر بود یا بہست یا خواہ بود آن
نیز کہ گوید کہ ہکا و دارو کہ باشد کا درست آیت شریعتی ایمان بخاتم انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم
الہ و سوان مسئلہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ منفر و سمجھا شل و مساوی سو کمال و سقا خصوصاً
اور افضل جانا جہ مغلو فاسط باطل ہے کہ چند مثال کو جو مساوی اہمیت کی ماہیت و صفات
کمال میں ہیں عالم میں جو متحقق ہیں یہ عقیدہ قدیمہ مولوی حسین ہوانی کا ہر سال کہ
مفسر پرستار شل کے جوہر کو قابل ہو و پر مولوی احمد ایک مثل کہ کہ ہے شل کے قابل ہو
چنانچہ مناظر احمدیہ میں بھی انوار ہر قائمہ الہام کم نہ ہو کیا حاصل بنو بانوت
آج صلی اللہ علیہ وسلم بیشک پیش اور فضل جمیع مرسلین انبیاء و اکمل تمام مخلوقات خدا ہر
سو بعد از خدا بزرگ تو ہی قصہ مختصر ایسا طور ہندو لیکر ترک فتویٰ دکنی کی مفسر کے چپ کہ
نہ نور کے تاکہ مولوی عالم علی صائر و آباری و مولوی عبد الرحمن صائر نے بنی جنما مستند
مسلم ہونا ہدایت البتہ عین ظاہر ہے اور مولوی نور حسین صاحب بھوی و جناب امجدین
مناجہ دار و مولوی مسعود دانش نیر علی کا پویشا این امری حسین ہوانی نے بھی دکنی

لکھنا پھر رسالوں اور قواعد میں ثابت کی ہو گیا یہ جو ان مسلمہ عصمت سے مطمحہ یعنی
 حفاظت ضروری لہدی کا نام نہ محافظت انبیا کو واسطے غیر نبی کو ثابت کرنا خلاف نصرت
 اور عصمت کو خاصہ نہ بیا علیہ السلام کا ہر انا باطل ہے بیشک صراط المستقیم صغیر م مطبوعہ
 میرٹھ سے ظاہر ہے اور سو حق میں ہی ساری تفسیر تفسیر میں نے اسکی تفسیر کی ہو قائدہ
 ابن سنت کے نزدیک عصمت صلا انبیا کا ہر نبی محافظت ضروری لہدی کا مثل محافظت انبیا کو
 غیر نبی کو ثابت کرنا جائز نہیں تحفہ اشاعرہ میں ہر مذہب اہلسنت نیست کہ غیر نبی کو
 مطمحہ اور درود کے ساتھ شیطاں پر انبیا تمنع و مرتبہ ایشان عصمت نامند و
 دایا کل غیر ذلک و انہ تیرہ راجع غلط گویند اور اسی میں وصیت نزدیک اہل
 خاصہ انبیاء یا مہر ان مسلمہ سال نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر کتاب
 نبوت کو مضاف نہ تو نبوت و نصاری کا ہر کتاب نبوت کے یہ عقیدہ لہدی میر کا ہر منظر
 احمد کے مطابق ہی کہاہے قائدہ ان اسلام کے نزدیک تو نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 نبوت و انجیل میں اور ہر باقی منہا قرآن و انجیل مردہ میں جو اس وقت اہل کتاب کے پاس
 موجود ہیں اور جو ہر گونہ تحریف کے حق و ثابت ہو اور انکا وجود علماء انصار و یہود کا
 خدا ویدہ و انہ تیرہ تہا بغرض حق پوشی کے کلام مجید میں موجود منکر و رد نبی کے انہی
 بالذی یحیی و یموت و ھو علیہ السلام فی الشورۃ و الانجیل الانہ تیرہ جو ان مسلمہ
 غیر انبیا کو خدا تعالیٰ کی کلام حق ہی ہو صراط المستقیم صغیر ۱۱ پر اسکی تصریح ہو قائدہ
 اہل سنت مذہب میں کلام حق ہی ہو اسو طامہ نبوت کا ہر تفسیر غریبی وغیرہ و ثابت

لکھنا پھر رسالوں اور قواعد میں ثابت کی ہو گیا یہ جو ان مسلمہ عصمت سے مطمحہ یعنی
 حفاظت ضروری لہدی کا نام نہ محافظت انبیا کو واسطے غیر نبی کو ثابت کرنا خلاف نصرت
 اور عصمت کو خاصہ نہ بیا علیہ السلام کا ہر انا باطل ہے بیشک صراط المستقیم صغیر م مطبوعہ
 میرٹھ سے ظاہر ہے اور سو حق میں ہی ساری تفسیر تفسیر میں نے اسکی تفسیر کی ہو قائدہ
 ابن سنت کے نزدیک عصمت صلا انبیا کا ہر نبی محافظت ضروری لہدی کا مثل محافظت انبیا کو
 غیر نبی کو ثابت کرنا جائز نہیں تحفہ اشاعرہ میں ہر مذہب اہلسنت نیست کہ غیر نبی کو
 مطمحہ اور درود کے ساتھ شیطاں پر انبیا تمنع و مرتبہ ایشان عصمت نامند و
 دایا کل غیر ذلک و انہ تیرہ راجع غلط گویند اور اسی میں وصیت نزدیک اہل
 خاصہ انبیاء یا مہر ان مسلمہ سال نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر کتاب
 نبوت کو مضاف نہ تو نبوت و نصاری کا ہر کتاب نبوت کے یہ عقیدہ لہدی میر کا ہر منظر
 احمد کے مطابق ہی کہاہے قائدہ ان اسلام کے نزدیک تو نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 نبوت و انجیل میں اور ہر باقی منہا قرآن و انجیل مردہ میں جو اس وقت اہل کتاب کے پاس
 موجود ہیں اور جو ہر گونہ تحریف کے حق و ثابت ہو اور انکا وجود علماء انصار و یہود کا
 خدا ویدہ و انہ تیرہ تہا بغرض حق پوشی کے کلام مجید میں موجود منکر و رد نبی کے انہی
 بالذی یحیی و یموت و ھو علیہ السلام فی الشورۃ و الانجیل الانہ تیرہ جو ان مسلمہ
 غیر انبیا کو خدا تعالیٰ کی کلام حق ہی ہو صراط المستقیم صغیر ۱۱ پر اسکی تصریح ہو قائدہ
 اہل سنت مذہب میں کلام حق ہی ہو اسو طامہ نبوت کا ہر تفسیر غریبی وغیرہ و ثابت

لکھنا پھر رسالوں اور قواعد میں ثابت کی ہو گیا یہ جو ان مسلمہ عصمت سے مطمحہ یعنی

و وہو ان مسئلہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام کو اپنا حال
 اللہ تعالیٰ اور حج قبر و آخرت میں کیا معاملہ کریگا معلوم تھا یہ مسئلہ تقویۃ الایمان میں کوئی
 مدہ اہل اسلام نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حال تفصیلی و یقینی و مبارک
 بزخ و مکالمہ آخرت کا بخوبی معلوم تھا اور آپ مطمئن تھے اور یقین کہتے تھے ساتھ حاصل ہو
 ان مکالمہ کو جو وسط آپ کے عطا ہو چکا مگر طہور و نکاحا متین ہوگا تفصیل اس مسئلہ کی محتاج
 ہے شفا و شرح عقائد نسفی وغیرہ میں ہے ای طرح جملہ انبیاء مومن تھے پھر رہوان مسئلہ
 سر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لے کر اللہ تعالیٰ
 یہاں کچھ کام آئیں گے پھر دوسرے کو کیا کام آئیں گے یہ مسئلہ تقویۃ الایمان میں نہ کہ ہر چیز
 بیت یا بنی ہاشم نقد و اکرم من النار الخ کے حضرت پر افر کیا اور لکھد یا کہ حضرت فرمایا
 بیشک کام آؤں گا تمہاری اسلئے کچھ فائدہ اہل اسلام نزدیک یہ عقیدہ کہنا کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل بیٹے بھی خدا کو یہاں کچھ کام آئیں گے باطل ہے کیونکہ آپ شفیع ہیں
 رخصا طبعاً من و ما ارسلناک الا رحمة للعالمین میں ایک ایسا پڑھتی کے کام آئیں گے جو حاجی
 بہت کرام کے سوا ہوان مسئلہ شفاعت انبیاء کرام و اولیاء عظام کی در بدیہی میں
 الرخ قربت یا علاقہ دوستی یا حمایت یا بوجہ ادش شخص کے ہند عارض حاجت و غیر
 شفاعت کا ہونا ممکن ہے اور کسی معنی میں کہ حق سبحانہ خود کسی گناہ پر شریک ہو گیا
 غائب ہو اور گناہ پر شرمندہ ہوا ہو اور کسی شفاعت و حمایت کا خواستگار ہی نہ ہو کر کیا کر
 و زما چاہے گا کہ گناہ کا گناہ نہ ہو کہ گناہ کے دل کہیں رحم کی نہ کہٹ جائے اس گناہ کی

سبب گذر نہ کر سکیگا تو بند گاہاں قریب و سکی مری پا کر شفاعت کر سکا اور حق سبحانہ
 ظاہر بین شفاعت کا اہم کر کے فیما بین کیا پس شفاعت فقط حیاتیہ ظاہری ہو بس یہ مدعو تہ الامان
 میں لینی جو تیری اتم تریش شفاعت کی تین سو تین نکال کر اور شفاعت محبت اور شفاعت وجاہت میں
 محبوبان حق سبحانہ کی محبوبیت اور وجاہت شانیکو لہو پسے طرف جو تھی قیدین بزرگوار استیلا و
 فاسد پر شفاعت محبت و شفاعت وجاہت کو محال ٹھہر کر تیری صحت شفاعت بلاذن کو باین
 قیود و شروط و تحقیقات ممکن قرار دیکر لکھا ہو کہ جس نبی کی شفاعت کا قرآن و حدیث میں کوہر ہو
 اور جسے بھی مضمین میں اور مولوی حیدر علی ٹوکی اور مولوی قلی و غیریہ ہما عیالہ تقویۃ الامان
 کی قید و انکر سکنی وغیرہ کے درپے تصحیح و تجویز و اثبات کے دربار حق سبحانہ میں اپنی سالنہن
 و کوہن قائمہ اہل سنت کے مذہب میں اور شفاعت کے جس کا قرآن و حدیث میں نہ کر ہے
 برکت و بھیمہ معنی نصین میں چہ جائیکہ مختار ہو اسی صورت میں اس واسطے کہ تحقیق اس قسم شفاعت
 دربار الہی میں غالب ہے ان جو کوئی معاذ ہند و نا اور جہل اور غر و متالیج و نسیان
 باز اور کاذب ہونا خدا تعالیٰ کا ممکن و جائز جانتا ہو جیسو و لوی ہما عیالہ کہا اور اسکے
 نزدیک اس قسم کی شفاعت ممکن ہو تو جو علاوہ بران یہ صورت فی الحقیقت شفاعت بھی نہیں
 محض دھوکہ ہو اس واسطے تقویۃ الامان میں بھی شفاعت کا ظاہر میں نام نہ لکھا یا اس واسطے
 احادیث کو جو شفاعت ثابت ہو اسکی بھیمہ صورت ہو کہ جمیع اولین و آخرین گنہگار و لایعیاں سائر
 پامیں خواست لیا جائیگی پہر آنو حضور شفیع الذین کے دربار میں حاضر ہو کر اور استدعا و شفاعت
 کی کر سکیں جو کہ آپ رؤف و رحیم و محبوب کہیم ہیں چنانچہ فرمایا ہدیل لہذا لکن جماعہ کھڑ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم رحمۃ اللہ
 بخیال انکی شفاعت کے اپنی پروردگار کی مہربانی و عنایت پر ہر دوسرے کے مقتضای عطا
 وعدہ و سلیقہ حق سبحا کے بصدق و کسوف یعطیکم ذلک قدر کھنی کمال الطہیان سے
 انا لہما آتاکم افراوین کے اور حق تعالیٰ کے دربار میں جا بیگا اذن جدید لیکر حق سبحا کے دروازے
 جہہ کرینگے ازاںجا کہ آپ محبوب حق ہیں اور حق تعالیٰ کو آپ کی ضمانندی ہر طرح مطلوب
 ارشاد فرما دیا کہ ارفع راسک یا محمد سئل تعطی و انشفع تشفع ہر طرح اول
 شفاعت کا ہر دو ہوگا پھر تجوہل جناب شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کرام
 اور صحابہ عظام اور اولیاء و حفاظ بھی مرتبہ بہ مرتبہ اپنی قربت و درون اور دوستی کی واسطے
 ادای حق قربت و دوستی کے شفاعت کرینگے اور اہل سنت کے نزدیک بھی شفاعت ہوگا
 حق میں جائز و تخصیص کی کہ نہیں ہے جو مسلمان ہمیشہ گنہگار ہیں اور سب تو بزرگوں میں مگر
 خاتمہ انبیاء پر ہوا ہے و کی بھی شفاعت ہوگی پس وہ جو تقویۃ الانبیاء میں مثال شفاعت بالا
 میں لکھ دیا ہے کہ اوس سیرنے اوس جہاں کی شکایت نہیں کی کہ اوس کا قربتی یا شہادت یا اسکی
 حمایت اوس کو دشمنی کیونکہ وہ تو بادشاہ امیر سپہر و چور و گناہ گار جو چور کا حمایتی
 بنکر اسکی سفارش کرتا تو آپھی چور ہو جاتا فقط سو یہ بیان محض گستاخی اور امانت جناب
 شفیع الامم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر دوستان حق سبحا کی بی ادبی و عداوت پر مبنی ہے
 چنانچہ اسی قسم کی گستاخیوں اور امانتوں کے باعث صاف تقویۃ الانبیاء کی تکفیر پر گستاخی تقویۃ
 میں مولوی فضل خیر آبادی نے فتویٰ دیا اور مولوی رشید الدین خاں نقی وغیرہ اکابر علماء دینی نے

تحقیق الفتوح کو سب کچھ مستحضر و مواہر کیا اور نبوی اسماعیل کی جیسا میں مشہور ہو گیا
 شہر ہوان مسئلہ شفاعت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یقینی نہیں برطرف ہو
 ابھی مرتبہ شفاعت کا حضرت کو عطا نہیں ہوا ہے جسکو اللہ کی پابو گافیا نہیں شفاعت دیکھا
 تقویۃ الایمان غیر سے یہ نہ ثابت قائمہ اہل اسلام کے نزدیک عطا ہو چکیا شفاعت کا
 اہل دنیائے میں ثابت ہو اور پھر مطابق اس کے ظاہر ہونا اور سکاوٹ و خواست اولیٰ میں اس کے
 اور حاصل ہونا ان جدید کار و قیامت بھی کتب اہل سنت و اہل بیت و اہل جہنم کو کثر
 انکو عطا ہو چکا مگر ظہور اس کی قیامت کو ہو گا انا عطینا ان لکھو رد و دعویٰ کی دلیل ہے بیجا
 شفاعت کا ہے حضرت فرماتے ہیں اُعْطِیْتَ الشَّفَاعَةَ اَلَمْ تَرَ دُورِیٰ ہا دیت ہو
 یہ مطلب ثابت لیکن ظہور عطا کا قیام نہیں ہو گا اٹھا ہوان مسئلہ حیات مثل حیات
 دنیا کے علیٰ سلام و کلام و جو از امتداد میں ثابت کرنا و اسطیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 تمام نبیا علیہم السلام کے جائز نہیں و معاذ اللہ دنیا و کرام بھی مرکز میں الہامی و نبوی و لا یمکن
 میں فعل ایک ہی ایک کی طرف سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مبرا کر کے فقرہ اولیٰ کیا
 و یعنی میں ہی ایک دن مرکز میں بنو و لا ہوت اور سال پانچ میں ہی دہائی میں
 یہاں بنا ہونے میں حیات دنیوی انکا کیا و قائمہ اہل اسلام کے نزدیک مستحضر
 صلی اللہ علیہ وسلم اور نبیا و کرام کے واسطیٰ و بر زمین حیات جس طرح حقیقی میں ثابت
 دنیوی اور مسما سلام و کلام ان کی ثابت ہو اور اس پر اجماع ہے کہ ہوا نبی علیہ السلام کے
 جسد مطہر کا زمین کو کہا نا حرام ہے حدیث شریفین و ان الله حرم علی کلام من

تا کل ایستاد اکثبات بد بالعلوب شرح سفر سجاد وغیرہ کتب مشہورہ یہ بیان ثابت ہے
 اونیسوان مسئلہ اثبات سجزہ غیب فی کاواسطہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اگرچہ
 بتصریح اعتقاد تعلیم حق سبحانہ ہونہ بالذات وبالاصالہ کفر ہی مسئلہ تقویۃ الایمان غیر ہر
 ثابت ہے، فائدہ اہل اسلام نزدیک سجزہ غیب ہی غیب فی کاواسطہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم تعلیم غلام غیب کی حق وثابت ہو اور خاصہ حق سبحانہ کا غیب فی بالذات وبالاصالہ
 جسکا اثبات غیر کے لہو بلا تعلیم حق تعالیٰ کے کفر ہے وہ بحث سے خارج ہو مدارج النبوة میں ہے
 ازجملہ معجزات باہرہ وی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہون است مطلع برغیوب خبر وادن بانجہ
 حادث وواہد از کائنات و علم غیبی الہ مخصوص است بہ پروردگار تعالیٰ و تقدس ہے چہ
 بر زبان رسول بعض از تابعداوی ظاہر گردیدہ است بوسیست یا الہام اور شرح خضائی
 وغیرہ یہی بیان ثابت ہے پیر کینا کہ خواہ یون سمجھ خواہ یون سمجھی طرح شرک چو گمراہی
 محض ہے بیسوان مسئلہ اسلم زیارت روضہ مقدسہ منورہ جناب پیغمبر صلی اللہ
 علیہ وسلم اور دیگر محبوبان حق سبحانہ کے دور سفر کے جانا داخل شرک ہی نوعیہ الایمان
 دور دور سفر کر نیکو واسطے زیارت کے شرک میں داخل کیا اور لکھیا کہ پیر و پیغمبر کی قبر
 اور مہوت و پر کلی تھان و چلہ حسین برابر خواہ یون سمجھ خواہ یون سمجھ فائدہ اہل سنت
 نزدیک سفر پیر طیب کا واسطہ زیارت رسول بقول شفیع الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
 علیہ وسلم باتفاق و اجماع ائمہ دین فضل طاعت اور اہل قریب ہے اور سفر کرنا واسطہ
 زیارت اولیاء کرام کہ بھی ہند و عرب و علماء دین کے نزدیک خبہ احبا الاولیاء

مرقاة العین فی شرح صحیح بخاری شریف وغیرہ سب ثابت ہوا کیسوان مسئلہ
 تعظیم تبرکات و آثار شریفہ ^{الکبریٰ} حق سبحانہ شکر ہی خواہ یون بھی خواہ یون بھی تقویۃ الایمان
 وغیرہ سب ہی مسئلہ ثابت ہو فائدہ اہل اسلام کے نزدیک تعظیم آثار و تبرکات سب سے عالم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی تابوت کے موجب کثرت دنیا دین ہی اور سلف صالحین سے منقول
 اگرچہ ساتھ دلیل قطعی کے اون تبرکات کا ثبوت نہ ہوتا انکو وہی شریف جو شاہ عبدالرحیم
 دہلوی والد ماجد شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کو خواجہ مین عطا ہو چکی ہو ان کے خاندان میں
 زیارت ہر سال یکمال تعظیم ہو کرتی تھی چنانچہ انفس العارفین وغیرہ تالیفات شاہ ولی اللہ
 صاحب دہلوی و شاہ عبدالعزیز صاحب وغیرہ سب ثابت ہو اور نیز انتخاب تعظیم شمال نعل شریف کی
 ائمہ دین سے مطابقت نہ اور مدارج النبوة اور فتح المستعان وغیرہ میں مروی ہو تا آنکہ
 کتاب بھی بالقبول غیر رسائل میں جو بات نامہ اور بمنزل ٹونک کے چھپی اور مشہور ہو چکی
 اس مسئلہ کی تصریح ہو یا کیسوان مسئلہ اثبات سماع و شہادۃ و احکام کا واسطے
 سلام و کلام ائمہ کے مخالف قرآن و اجماع ہے یہ مسئلہ تعظیم المسائل مولفہ مولوی بشیر الدین
 قزوینی کے ہی صفحہ ۹ پر لکھا ہو فائدہ اہل سنت کے مذہب میں شہور اور اس سماع و احکام کا
 کلام سلام کہہ کر ثابت مرقاة میں بھی یہ امر مذکور ہے اور جامع البرکات میں ہو کہ مسئلہ اور اس
 و سماع ارواح موتے کا جہاں اور منکر دین اور تفصیل اس مسئلہ کی شرح برزخ اور جذبات القلوب
 اور تفسیر غریزی وغیرہ میں تیسواں مسئلہ تصریح ثابت کرنا واسطے اولیاء و ائمہ کے
 شکر ہے اگرچہ یہی سمجھو کہ انکو عہد طاعت خدا تعالیٰ نے بخشی ہے بالذات و مستقل نہیں ہے تعزیر الایمان

میں یہ سلسلہ جا بجا بند کر رہا ہوں اور اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ بعض عوام الناس بہتر ہو سکیں اور
 دنیا و شہیدوں کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت ہو سو یہ بات غلط ہے بلکہ کسی کام میں
 نہ بالفعل اور نہ دخل ہے اور نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں اور بحث نیاز میں ہر وہ بات اللہ کے
 سوا کوئی ہر اور نہ کسی کا چھ نام اور اگر کسی کا یہ نام ہو تو اس کو کسی کاروبار میں محض
 نہیں یہ سب خیال ہی خیال ہے اس نام کا کوئی شخص مانا لاکھ مختار نہیں جو ان
 کاموں کا مختار ہو اس کا نام اللہ ہی محمد یا علی نہیں اور جن کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی کا
 مختار نہیں اور فصل پانچویں شرک فی العادة کو بیان میں ہر اس کے سوا جو اور لوگوں کو
 پکارتے ہیں سوا اپنے خیال میں عورتوں کا تصور باندھتے ہیں ہر کوئی حضرت بی بی کا
 نام ٹھہر لیتا ہے کوئی بی بی آسیہ کوئی بی بی اوتاوی کوئی لال پری کوئی سیاہ پری
 کوئی سینلا و کالی و مان حقیقت میں ان کوئی عورت ہر نہ کوئی مرد محض خیال ہے اور
 شیطان کا و سوا اس فقط فائدہ اہل سنت کے نزدیک تصرف اولیاء کرام کے لئے ثابت
 مقام افسوس ہے کہ خود صفا تقویۃ الایمان پہلے صراط المستقیم میں لکھ چکے ہیں نسخہ مطبوعہ
 سیرتہ کے صفحہ ۱۱۲ پر ہے صحابہ میں مراتب عالیہ اور باب میں مناصب فیجہ ۱۴۰
 مطلق در تصرف عالم شمال و شہادت میباشند الم اور اسی میں ہے قطبیت و غوثیت و
 ابدالیت و غیرہ از عہد کرمست ہمد حضرت امیر فی القراض دنیا ہمہ بواسطہ ایشان است و در
 سلطنت سلاطین و امارت امر است ایشان و غلی بہت کہ بر سیاہین عالم حکومت غفلت
 الخ صفحہ ۶۶ صراط المستقیم مطبوعہ میرٹھہ جاری غور ہے کہ کمال کو انہ خیر کمین کہیں مسجد

ہیں بل شریک برہمندان قول مشہور ہے کہ بت شکنی گاہ مسجد زنی آتش از مذہب
 بر و مسلمان گلہ دارد و چھ بیسوان مسئلہ باقی رہنا امداد و فیوضات و توجہات و نفقات
 اولیاء اسد کا واسطی زائرین کے بعد انتقال اولیاء کہہ محال ہے تفہیم المسائل کے صفحہ ۶۳
 میں بھی موجود، فائدہ اہل اسلام کے نزدیک سطح ثبوت کرانا و تصرفات و امداد و
 نفقات کا حالت حیا میں واسطی اولیاء کے جائز و واقع ہے سطح بعد انتقال کے بھی جائز
 واقع ہے تفسیر عزیز سی سے ثابت ہے چھ بیسوان مسئلہ غلاف و پردہ قبور کا چھپانا واسطی
 کریم اہل قبور شریک و خواہ پنہ پر علیہ السلام کی قبر نو یا کسی مٹی کی پر خواہ یون سمجھو خواہ
 ان سمجھو یہ مسئلہ تقویۃ الایمان ثابت ہے، فائدہ اہل اسلام نزدیک شک و کراہی حرام کہنا بھی
 حلال ہے بلکہ محققین نے اس کو جائز و مستحب لکھا ہو رد المحتار حاشیہ و مختار وغیرہ میں اس کی
 شرح ہے چھ بیسوان مسئلہ امداد و ستغاثہ کو واسطی زائرین کے وقت زیارت نبیؐ کی
 غرض شریک بعض حرام بالاجماع بتاتے ہیں چنانچہ تقویۃ الایمان وغیرہ شریک ثابت فائدہ
 اس سنت کے نزدیک امداد و ستغاثہ جناب سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالاجماع جائز
 مستحب ہے اور اولیاء اگر اتم بھی ہو جب محقق محققین کے درست جذبہ القلوب شرح برزخ
 امع البرکات وغیرہ میں بھی اس کی تہتیق کی ہے ستا بیسوان مسئلہ بقاء شرف
 بت روز و شب نہ یا ماہ و ربع الاول کا قائل ہونا بوجہ طہو نعمت و تاد با ستاد حضرت
 تم رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور مجلس کرمبارک مولد شریف مستحق کرنا بدعت
 فی مولود شریف کی تشبیہ نصاریٰ کے بڑی دن کے ساتھ اور روز جنم ٹھٹی ولادت کہنیا کے

لکھنؤ مولود شریف کی تشبیہ نصاریٰ کا ہے فائدہ اٹھا کر ۱۲

کیا ہے اور اس کے بارے میں اس شخص سے اس سالہ مختصرہ میں اس کے
 واسطے نقل مولوی خرم علی اور امین علیہ کا وہ جو نصیحتہ المسلمین میں ہے جسکی تعریف
 ہدایہ المستدین میں بھی لکھی ہے وہ اسطو الزام کے کافی ہے کہ نصیحتہ المسلمین کے صفحہ ۲ پر
 لکھتی ہیں قسم دوسری جسے حاضری حضرت عباس کی صحنک حضرت فاطمہ کی گیارہویں
 عبدالقادر جیلانی کی مالیدہ شاہ مدار کاہنہ منی بوعلی قلندر کی توشہ شاہ عبدالحق کا کرنا
 اس نیت سے کہ یا حضرت تم ہمارا کام کرو تو حرام ہے اور نہایت بدیہ اور ضامن شرک ہے
 چنانچہ اوسکا حال خوب بیان ہو چکا ہے اور اگر سنت نہیں ہے صرف اونی روح کو ثواب
 پھونچنا منظور ہے تو درست اٹھا میسون مسئلہ نماز تراویح پڑھنا برا ہے یہ مسئلہ
 مجموعہ کتاب عقصام المذنبین میں کور ہے جو مطلع نور کا پور میں سعی اکابر امین علیہ چھاپا ہے اور
 حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو مری نعمت الید عہد ہذا
 اوسکے منی صفحہ اٹھانوہ پر یوں لکھو پڑی بدعت ہے تراویح روایت کیا اسکو بخاری نے
 فقط چونکہ خلاوت و جہا اوس اسماعیلی کی بیان سے ہر شخص ظاہر ہو گئی تبا اور اسماعیلیہ
 یہ مذہب اختیار کیا کہ تراویح سنت نہیں پڑی تو بہتر نہ تھا تا کہ یہ نہیں سمجھتے
 نفل صرف آہستہ ہی کعت ہیں میں کعت پڑھنے میں مخالفت انحضرت کی لازم ہے یہ مسئلہ
 بھی رسائل و باب کے ثابت قائدہ حسب تحقیق محققین اہل سنت تراویح سنت
 ہو کہ وہ ہیں اور وہ ہیں کعت ہیں اور بھی مذہب سہو و علما کا ہے در شمار وغیرہ کتب
 میں یہ حدیث ثابت ہے تراویح میسون مسئلہ مدار شرک کا عقائد الوہیت غیر حق سمجھا ہے

نہیں ہے بلکہ باوجود اقرار کیا توحید کے بھی جو کوئی براہِ معبود
 ان کی قبر و تبرک کو سجدہ کرے یا طواف کرے یا بوسہ دے یا ہاتھ باندھ کر لے کر ہوا
 وہ بھی شرک ہے اگرچہ فاعل ان افعال کا نبی کی الوہیت کا اور تعظیم ذاتی کا قائل ہو
 بلکہ ان کو صرف نبی کی کہتا جانتا ہو اور ان کی تعظیم کو موجبِ شہودِ حق
 سبحانہ کا مانتا ہو یہ عقیدہ تقویۃ الایمان کے مواضع متعدد و ستر ثابت ہے فائدہ
 اہل اسلام کے نزدیک شرعاً شرک ہے جو تعددِ خدا تعالیٰ کا قائل ہو اور کلمہ توحید
 و اعتقادِ حقیقت وحدانیت اللہ کی کاسنکر ہو جیسا کہ کتب عقائد ستر ثابت ہے اور
 افعال مذکورہ میں جو بڑا فعل سجدہ وہ بھی علی الاطلاق شرک نہیں خود مولوی
 اسی دہلوی نے اسائل میں لکھتے ہیں کہ سجدہ قبر بہ نسبت تعظیم حرام اور نہایت عبادت
 شرک ہے سجدہ کا یہ حال ہے تو بوسہ و غیرہ امور جن کا نہایت کرامت ہے علی الاطلاق
 شرک ہے پھر صریح بطلان ہے اور مانتے باندھ کر کھڑا ہونا جنابِ سرورِ عالم صلی اللہ
 علیہ وسلم کی قبر مبارک کے سامنے مستحب ہو فتاویٰ عالمگیری و جذباتِ قلوب غیرہ تصنیف
 کی موجود ہے پس شرک کہنا مرد و تیسواں مسئلہ جو امر سوا سنت رسول
 علیہ السلام وہ بدعت ہے اور ہر بدعت سے اصل ایمان میں خلل آجاتا ہے مثل شرک کے
 یہ مسئلہ شروع تقویۃ الایمان میں موجود ہے فائدہ اہل اسلام کے نزدیک اتباع
 سنت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی لازم ہے اور علاوہ ان کے اقوال و
 افعال اہل بیت اطہار و خلفاء کرام و صحابہ عظام کا بھی اتباع لازم ہے اگرچہ وہ امر

امر خاص سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء عظام
 مستحسن جانا جو اگرچہ پیغمبر حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہو وہ بھی موجب ثواب و برکت ہے
 پس بدعت ضلالت وہ ہے جو اصول شریعت خارج ہو اور مزارعہ و مخالف سنت کے ہو
 کیسا مستند و غیر کتب شہورہ اہل سنت میں اسکی تصریح ہی خلاصہ یہ کہ جن معنی کے
 رو سے ہر بدعت بُری ہے یعنی مغائر و مخالف سنت آنحضرت کے اس معنی کے رو سے
 خلفاء و اہل بیت و صحابہ فقہاء و اولیاء کے مستحسنات کو بدعت کہنا درست نہیں اور
 جس معنی کے مستحسنات کو بدعت کہہ سکتے ہیں یعنی علاوہ سنت خاص شخصہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اس معنی کو ہر بدعت بُری نہیں ہے ایسا ہی حضرت عمر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہتمام و التزام جماعت تراویح کی تعریف میں ثبوت البدعہ بذمہ
 فرمایا اور ایسا ہی اور صحابہ کرام اور ائمہ دین سے بھی ثابت ہے کہ کسی امر کے
 مسنون نہ ہونے سے باوجود نقل کے اکابر دین سے اسکو کفر یا حرام ٹھہرانا اور اس کے
 عاملین کو گمراہ اور مبتدع اور بد مذہب کہنا بھی گمراہی ہے چہ جائے انکاہ خارج از اسلام
 اور خلل انداز صل اہل ایمان ٹھہرانا بالجملہ اہل عیالیہ کے عقیدہ کے رو سے تمام ائمہ دین اور
 اکابر کمالین بدعتی اور مشرک ٹھہرتے ہیں بھی دلیل ہے و نابیہ اہل عیالیہ کے گمراہی اور
 بیدینی کی اور اپنی حماقت سے اقتدار نہیں سمجھتے کہ جب عامہ مسلمانان الحقیقین جرمین
 شریفین اور دیگر ہر مسلمین کے بسبب اتباع سلف صالحین کے اور سلف سابقین بسبب
 استعانت اہل مستحسنات و بدعات حسنہ کو معاذ اللہ تعالیٰ گمراہ اور بد مذہب اور مشرک

اور بے ایمان پھیرے پھر شیخ محمد لوداب بخدی اور مولانا امین الدین اور مولانا
 ابن عربی کے دین کا سلسلہ کیونکر ٹھیک کر سکتا ہے اصل بات یہی ہے کہ وہابیہ و نیداری
 پر وہ مین و مین کی جڑ کھودنا چاہتے اور انبیاء و اولیاء کی شان میں گستاخی و سب و
 آئے مین اور اہل دین اور سب مسلمین کو گمراہ ٹھہراتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کائناتوں کو
 اور کئی گنا مینوں سے محفوظ رکھے آمین فقط

تقریر سالہ جناب پیر محمد سعید الدین حسین صاحب دارالعلوم

الحمد لله العالی الشان المتعالی عن الجہنہ والمکان القدوس المستحیل علیہ ان یون علی صورۃ
 الانسان المنزہ عن ان یتصف بالمعائب من الکذب وسائر وجہ النقصان والذی
 قد انزل السبع قرآن متواترات کتابہ المجید الذی من اتبع حکمانہ الی بن ام القرآن
 و فوض علم المتشابہات الیہ تعالیٰ فهو کامل الاکان درمن خاص فی متشابہاتہ و آخر

عن الحکما ت فصار وقع فی الزیغ والطغیان فطوبی لمن سلك فی طریق تحقیقہ بنور العلم
 والعرفان ودا اسفا لمن سرہ سرائرہ بغیر علم فاسو بمعبدہ من السرائر والصلوۃ والسلام

علی انبیاء الذین قد اخضعوا بالعضنۃ الفوریۃ والوحی الباطنی والمکالمۃ التحقیقۃ

ذاک من الصفات الی لا یصعب ہما غیر ہم من الانس والجان الذین ہم احیاء فی قیومہم
 کالحیۃ الدیمونۃ بالمسدۃ الروح فوق حیۃ الشہداء اذ لیس موتہم الا قتل من کلون

الی مکان خصوصاً علی حبیبہ الملقب برحمۃ للعالمین شیخ الذہبی بن یحییٰ بن الفضل الخلائق

اجمعین الذی ہو رسول آخر الزمان للذی ختم اللہ علیہ النبوة ولا یقبل بعدہ نبی فلاحاً و

كما لا يشك المسلمان الكبير الذي صفته نبوته تكلم في كيث الاسر انبياء مع انهم حرموا
 بالشر زيادة والنقصان واحرم افعهم عن ذلك وان استيغنت بسا انفسهم قد كان بين العنا
 المخذ لان اظهره الله على عهده فخير هو متعلد مما يكون الى يوم القيمة ان يكون واعطى الكثر
 والشفاعة ووعده له ارضاه وبعثه المقام المحمود والناوار مع جميع مقامات الجنان مسرى
 لمن آمن به وصدقه مما جاز به واجتمع واحده محبة ربه على محبة النفس وسائر الخلق من
 لمن اتجنت واما ان بشارة اوشان احد من الانبياء فقد كفر وصار مغضوب الرب الديان
 وعلى آله واصحابه واوليائه الله الذين شرفهم الله تعالى بكرامات ونفقات في العالم
 والانتان وعلى علماء شريعة الذين يدور جهدهم في احكام الذين وتروى احكام الايمان
 في سائر البلدان فما زاد حناهم عند الله حسن كما هو محقق عند بل الحق ولا يقان
 اما لب فقول العبد للجميع المسكين سيد الدين ختم الله تعالى له بالصدق واليقين لا يخفى
 على اهل العلم والتقى ان الفرقه الوهابية التي اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم
 هم المشركون قد قصدوا لاشانه مذبيهم سرادجهم اوصغوا وودوا في عقائد هم الفاسدة
 وسائيلهم الكاسدة كلبا واسفار اضلوا واضلوا بها البعوا كالانعام فوجب زودهم بالهدى
 واظهار مكانتهم ليرتفع الوعر الظلام فلهذا وعلما لنا الذين ايدوا الدين بابطال وساوسهم
 القبيحة وسعوا في اعانة الناس الحق المسائل الصحيحة فما وجدوا منهم ولا افعلا نجاة للجهود الارادة
 والبطولة والغور سأل في تائيد قول الحق وثبوتة مع هذا منهم من تكبر انهم الباطلة و
 يحرف عن من لا يعلم حقيقة الحال ولا يعرف فاراد من هو موصوف بالمحسن الخليلي والارادة

الحسنة والخصال الجميلة المودجة في الدين القويم والتجسس ^{المدرب الباطل المستقيم}
 غير آياتة والاحاداد والكرم اقرانه بالصلاح والسداد اعظم خلاني وخلص اخواني الرئيس
 ابن الرئيس محمد العلماء عمدة الامر عاشق رسول الثقلين سعيد الدين حسين صابرة الفتنة
 عن الفقير والتسليم ان شئت فسمه ^{مدرب} كسم شيا الآفاق لكي لا يتطرق احد منهم لاختاره
 فذهب من النفاق والشقاق فجمع عدة مسائل من مذاهبهم بحال كتبهم في هذا الكتاب ^{الان}
 قد اجاد في تاليفه واصاب ذكر فيه كل الوباية اهل الشناعة و اشار في بيانها ^{تفصيح}
 الال السننة والجماعة معه مطالب جزيلة وفوائد الكتب الطولية اللهم اجزه في الدارين
 يكون له مسؤالا والقع بهذا الكتاب المسلمين واجاء مقبولا وفوز قلوبنا يا ربنا ايماننا وعرفانا
 واحفظنا من الذين اتبعوا الفتنة وخسرانا

الحمد لله كتاب الاجاب على مسائل و ما بيان ^{استاخ} بتايخ ۲۴-۶۰
 ربيع الثانی ۱۲۰۰ هجری مطبع فضل المطابع بدایون واقع کثیر و بزرگ میں اب تمام
 مولوی محمد فضل علی کے طبع ہوئی فقط

